ماہ ربیع الاول کے فضائل واحکام اور رسومات وبدعات

ربیع الاول کے معنی

ربیع کے معنی ''بہار'' اور اول کے معنی ''ابتداء اور پہلا'' ہیں۔یعنی: موسم بہار کی ابتداء، یا موسم بہار کے شروع کا زمانہ جس میں کلیاں اور پھول کھلتے ہیں۔اور موسم بہار کا آخری زمانہ جس میں پھل پک جاتے ہیں، اسے ''ربیع الآخر'' یا ''ربیع الثانی'' کہتے ہیں۔ربیع الاول اسلامی سال کا تیسرا مہینہ ہے۔

ماہِ ربیع الاول میں نبی ﷺ کی ولادت اور وفات

قولِ مشہور کے مطابق ماہ ربیع الاول میں ہمارے پیارے نبی ﷺ کی ولادت بھی ہوئی اور وفات بھی۔سب کا اس بات پر اتفاق ہے آپ ﷺ کی ولادت عام الفیل میں ہوئی، اور ولادت اور وفات دونوں کا دن پیر کا تھا، البتہ! مہینے کے بارے میں ربیع الاول کے ساتھ ساتھ ماہِ رمضان المبارک کا بھی قول ہے، اور ولادت ووفات؛ دونوں کس تاریخ میں ہوئیں، اِس میں اختلاف ہے۔

نبی ﷺ کی تاریخ ولادت

تاریخ ولادت کے بارے میں دو، آٹھ، دس، اور بارہ تاریخ کے اقوال اکثر ائمہ نے ذکر کیے ہیں۔[تہذیب الأسماء واللغات] اس کے علاوہ یکم، سترہ، اٹھارہ، بائیس کے اقوال بھی ملتے ہیں۔فلکی حسابات وغیرہ کے ذریعے یہ بات تو کنفرم ہے کہ قطعی طور پر بارہ ربیع الاول کو تاریخ ولادت قرار دینا درست نہیں ہے، اکثر حضرات نے آٹھ ربیع الاول کو ترجیح دی ہے۔قطعی اور صحیح علم تو اللہ کو ہی ہے۔

نبی ﷺ کی تاریخ وفات

وفات نبوی ﷺ کے بارے میں یہ بات تو متفقہ ہے کہ پیر کے دن اور ربیع الاول کو ہوئی، لیکن اس کی تاریخ میں بھی اختلاف ہے، اس بارے میں دو، بارہ، تیرہ، چودہ، اور پندرہ ربیع الاول کا قول زیادہ ملتا ہے۔

اور مشہور قول بارہ ربیع الاول کا ہے، حافظ ابن کثیرؒ نے حضرت جابر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے نقل کیا ہے: ''وُلِـدَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَـامَ الْفِيلِ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ الثَّانِي عَشَرَ مِنْ شَهْرِ رَبِيعِ الْأَوَّلِ وَفِيهِ بُعِثَ وَفِيهِ عُرِجَ بِهِ إِلَى السَّمَآءِ وَفِيهِ هَاجَرَ وَفِيهِ مَاتَ''. [البداية والنهاية: ۳/۳۷۵] اگر چہ ابن کثیرؒ نے اس کی سند کو منقطع کہا ہے، مگر اس کے الفاظ ''وَفِيهِ هَاجَرَ وَفِيهِ مَاتَ'' کو دیکھتے ہوئے جمہور سیرت نگاروں نے بارہ ربیع الاول ہی کو یوم وفات مانا ہے۔[تاریخ امتِ مسلمہ:۱/۳۹۱] بہت سارے حضرات نے دو ربیع الاول کے قول کو بھی ترجیح دی ہے۔

نبی ﷺ کی تاریخ ولادت اور تاریخ وفات میں یہ اختلاف کیوں؟

دراصل نبی ﷺ کی تاریخ ولادت یا تاریخ وفات کے ساتھ متعین طور پر امت کے لیے کوئی خاص غمی یا خوشی کا حکم وابستہ نہیں تھا، اس لیے ان تاریخوں کی حفاظت کے لیے تکوینی طور پر ہی اللہ تعالیٰ کی جانب سے کوئی خاطر خواہ انتظام نہیں کروایا گیا۔ چنانچہ اگر نبی ﷺ کے بعد یا آپ کے دور میں ہی ان تاریخوں میں جشن ولادت رسول وغیرہ کا کوئی اہتمام یا رواج ہوتا تو یقیناً تاریخوں کا یہ اختلاف نہ ہوتا۔باوجود یکہ وحی کے ذریعے من جانب اللہ بھی اور منجانب نبی بھی تاریخ ولادت کو بتادینا ممکن تھا، لیکن ایسا نہیں ہوا، اور یہ بات بھی ممکن نہیں کہ نبی ﷺ نے بتایا ہو، لیکن آپ ﷺ کے صحابہ کو یاد نہ رہا ہو۔

ماہ ربیع الاول کی فضیلت

ولادت نبی ﷺ کی وجہ سے یہ مہینہ یقیناً معظم ومحترم اور شرافت، برکت وفضیلت والا ہے۔شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

رَبِيـــعٌ فِـــي رَبِيـــعٍ فِـــي رَبِيـــعٍ　　　وَنُـــورٌ فَـــوْقَ نُـــورٍ فَـــوْقَ نُـــورٍ

ایک بہار میں دوسری بہار اور دوسری میں تیسری بہار جمع ہے، اور نور کے اوپر نور اور اس کے اوپر پھر نور ہے۔ اس شعر میں پہلے ربیع سے مراد ''نبی علیہ وسلم'' ہیں، دوسرے سے مراد ''موسم بہار'' ہے، اور تیسرے سے مراد ''ماہِ ربیع الاول'' ہے۔یعنی: ولادت نبی علیہ وسلم بھی موسم بہار کی طرح ہے، زمانہ بھی حقیقت میں بہار کا تھا اور مہینہ بھی ربیع الاول کا تھا، اس طرح تین ربیعیں یعنی: تین بہاریں جمع ہوگئی تھیں۔ بہر حال اس مہینے کے فضیلت والے ہونے کے باوجود اس مہینے میں کسی مخصوص عمل کو متعین نہیں کیا گیا۔

ماہ ربیع الاول کی فضیلت حاصل کرنے کا طریقہ

اب اس مہینے کی فضیلت وشرف حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جناب نبی اکرم علیہ وسلم کی محبت کو اپنے اندر کمال تک پہنچایا جائے، اگر اس میں کمی ہوئی تو یاد رکھیں ہمارا ایمان درجہ کمال تک نہیں پہنچ سکتا، ''محبت'' ایک خوبصورت اور پاکیزہ لفظ ہے، جس کی حقیقت دل کا ایسا میلان اور جذبہ ہے جس میں صداقت ہو، احترام ہو، تعظیم ہو، اطاعت اور اتباع ہو اور ان سب کے ساتھ پائیداری کا عنصر بھی شامل حال ہو، چنانچہ جو شخص محبت رسول علیہ وسلم کا دعوی دار ہو تو اس پر لازم ہے کہ اس کے اندر [☆] جناب رسول اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور احترام کامل درجے کا ہو، [☆] آپ علیہ الصلوۃ والسلام کے لیے اپنے مال وجان کو قربان کردینے کا جذبہ ہو، [☆] آپ علیہ الصلوہ والسلام کی اطاعت میں سر دھڑ کی بازی لگا دینے والا ہو، [☆] آپ علیہ وسلم کی مبارک سنتوں کو زندہ کرنے والا ہو، [☆] آپ علیہ وسلم پر کثرت سے درود وسلام پڑھنے والا ہو، [☆] آپ علیہ وسلم کی مبارک سیرت سے واقف ہو، [☆] آپ علیہ وسلم کے اہل بیت سے متعارف ہو، ان کی محبت اور عظمت دل میں رکھنے والا ہو، [☆] آپ علیہ وسلم کے محبان حقیقی سے محبت کرنے والا ہو، [☆] آپ علیہ وسلم کی شان اقدس میں بکواس کرنے والوں کی زبانوں کو کاٹتے ہوئے آپ علیہ وسلم کی عزت وناموس کی حفاظت کرنے والا ہو، [☆] آپ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان رکھنے والا ہو، [☆] اور آپ علیہ وسلم کے مبارک مشن کی تکمیل میں تن من دھن سب کچھ لگا دینے والا ہو، چنانچہ خصوصیت سے اس مہینے میں نبی علیہ وسلم کی سیرت پر چلنے کا ارادہ کیا جائے، گناہوں کو ترک کیا جائے، نہ یہ کہ اس ماہ پہلے سے بھی زیادہ گناہوں کے اندر ابتلاء ہو جائے، جیسا کہ ماہ ربیع الاول بالخصوص 12 ربیع الاول کو مشاہدہ ہوتا ہے۔

ماہ ربیع الاول کی رسومات وخرافات

[☆] ۱۲/ربیع الاول کو اجتماعی قرآن خوانی کی مجالس کا اہتمام کرنا کئی مفاسد پر مشتمل ہونے کی وجہ سے ناجائز ہے۔ مثلا:

1۔ ایصالِ ثواب کے لیے قرآن مجید پڑھنے کے لیے ایک جگہ اکٹھے اور جمع ہونا ضروری نہیں، لیکن اس موقع پر اس اجتماع کو ضروری خیال کیا جاتا ہے، اور باقاعدہ اس مقصد کے لیے جمع کیا جاتا ہے۔

2۔ قرآن مجید پڑھ کر یا کسی بھی نیک عمل کے ذریعے ایصال ثواب کے لیے اپنی طرف سے کسی خاص دن یا تاریخ کو متعین کر لینا درست نہیں ہے، جبکہ یہاں ایسا ہی کیا جاتا ہے۔

3۔ ایصال ثواب کے لیے پڑھا جانے والا قرآن اخلاص سے پڑھنا ضروری ہے، جبکہ یہاں اس قرآن خوانی کے بعد کچھ نہ کچھ کھلانا پلانا ضروری سمجھا جاتا ہے۔

[☆] بارہ ربیع الاول کو کھانا کھلانا اور سبیلیں لگانا۔

[☆] ربیع الاول میں قبرستان جانا، قبروں پر لیپ کرنا، چادریں وغیرہ چڑھانا۔

[☆] بارہ ربیع الاول کا روزہ مسنون یا مستحب نہیں ہے، ((البتہ پیر کا روزہ ثابت ہے لیکن اس کا بارہ ربیع الاول سے کوئی تعلق نہیں ہے))۔

[☆] بارہ ربیع الاول کو کاروبار کرنا حرام نہیں ہے۔

[☆] عیسائیوں کے کرسمس کے مشابہ اس دن کے جشن کا اہتمام ہوتا ہے۔

[☆] کیک کاٹا جاتا ہے۔(اور بعض جگہوں میں تو دیکھنے میں آیا کہ اس کیک پر نعوذ باللہ جناب نبی اکرم ﷺ کا نام مبارک لکھا ہوتا ہے۔)

[☆] نماز عید میلا دالنبی ادا کی جاتی ہے۔

[☆] پوری پوری رات گاڑی پر بڑے بڑے اسپیکرز لگا کر مختلف پروگرام میوزک اور بلا میوزک پیش کیے جاتے ہیں۔

[☆] روافض کے طرز پر اب بیت اللہ اور روضہ رسول اللہ ﷺ کی شبیہ بنائی جاتی ہے۔

[☆] نوجوان لڑکے و لڑکیاں بے پردہ، نئے، خوبصورت، لیکن خلافِ شرع لباس پہن کر نکلتے ہیں۔

[☆] جلوس والی جگہ پر مرد و زن کا اختلاط ہوتا ہے۔

[☆] میوزک و موسیقی کا استعمال ہوتا ہے۔

[☆] بارہ ربیع الاول کو عید کا دن قرار دینا، جبکہ دونوں قسم کی عیدین میں فرق ہے، مثلاً:

عید کے دن کی مشروعیت ہم مسلمانوں کے ہاں دین و شرع شریف سے ثابت ہے،"...... قد أبدلكم بهما خيرا منهما؛ يوم الأضحىٰ ويوم الفطر"، عیدین میں روزہ رکھنا ناجائز ہے، عید میلا دالنبی میں روزے کی ممانعت نہیں ہے۔عیدین میں نماز عید مشروع ہے، جب کہ عید میلا دالنبی میں نماز عید خود ساختہ ہے۔عیدین میں شرعاً کئی مسنون اعمال ثابت ہیں، جبکہ عید میلا دالنبی میں ایسے کوئی اعمال شریعت میں نہیں ملتے۔الغرض اس دن کو عید قرار دینا نبی کریم ﷺ کے مقابلے میں ایک نیا حکم لانے کے مترادف ہے۔پھر یہ مہینہ محض ولادت کا نہیں ہے، بلکہ وفات کا بھی ہے تو پھر اس مہینے میں جشن کا کیا مقام؟؟!!یعنی: ہر سال عید میلا دالنبی کے نام سے جشن منانا اور اس مہینے میں ہی نبی ﷺ کے وصال کو نظر انداز کر دینا یقیناً عقلمندی نہیں کہلائے گا۔

[☆] رنگین روشنیوں سے گلی محلوں کو دلہن کی طرح سجایا جاتا ہے، اس کی قباحتیں درج ذیل ہیں:

1۔ بعض جگہ اس کے لیے چوری کی بجلی استعمال کی جاتی ہے، ایسا شخص پوری قوم کا مجرم ہے۔

2۔ بعض جگہ اس کے لیے چندہ کیا جاتا ہے۔

3 ۔ اِسراف و تبذیر کا گناہ لازم آتا ہے۔

4۔ اور یہ سب کچھ دین اور ثواب کے نام ہوتا ہے۔

[☆] بے ریش بچوں اور بچیوں کا نعتیں پڑھنا، اس میں بھی کئی مفاسد ہیں۔ البتہ! اگر درج ذیل باتوں کا لحاظ رکھتے ہوئے نعتیں پڑھی جائیں تو بلا شبہ کوئی حرج کی بات نہیں ہیں:

1۔ نعتوں کے مضامین صحیح ہوں۔

2۔ میوزک کے بغیر ہوں۔

3۔ گانوں کی طرز پر نہ ہوں۔

4۔ پڑھنے پر کاروباری انداز میں اجرت پر اصرار نہ ہو۔

5۔ پڑھنے والے اَمرد یعنی: بے ریش اور قریب البلوغ یا بالغہ بچیاں نہ ہوں۔

6۔ نام ونمود اور ریا کاری یا کسی غرض فاسد سے نہ پڑھی جائیں۔

7۔ اس کے مضامین میں شرکیہ مضامین یا نبی کریم ﷺ کی تعریف کرتے ہوئے غلو نہ کیا گیا ہو، مثلاً:

اللہ کے قبضے میں وحدت کے سوا کیا ہے؟ — جو کچھ ہمیں لینا ہے، لے لیں گے محمد سے
مختارِ کل ہو، مالک روز جزا ہو تم — رحمت کا ہے مقام کہ خاصِ خدا ہو تم

☆☆☆............☆☆............☆☆☆